ہندوستان کی آزادی۔ کچھ ذمہ دار اسباب

مختار احمد مکی۔ ریڈر و صدر شعبۂ سیاسیات کریم سٹی کالج جمشید پور بہار

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو ہندوستان انتقال اقتدار کا عمل مکمل ہوا اور ہندوستان و پاکستان آزاد ہوئے لیکن یہ آزادی اور تقسیم ہند کا معاملہ اس وقت بھی کافی مہنگا پڑا تھا جبکہ لیونارڈ موسلے کے مطابق صرف پنجاب میں ۶ لاکھ افراد مارے گئے ایک کروڑ ۴۰ لاکھ افراد پناہ گزیں بنے اور تقریباً ایک لاکھ عورتیں اغوا کی گئیں اور زبردستی ان کے مذہب کو تبدیل کروایا گیا (۱) برطانیہ نے اس سے قبل امریکہ کو بھی آزاد کیا تھا لیکن ان دونوں کی آزادی میں فرق ہے امریکہ میں آزادی کی جنگ باضابطہ ہتھیار کے ذریعہ لڑی گئی تھی جبکہ ہندوستان میں یہ جنگ عدم تشدد اور ستیہ گرہ کے ذریعہ لڑی گئی ہندوستان نے اس وقت کے چینی سفیر CHIALUENT نے ایک پیاری سی نظم اس وقت لکھی تھی کہ ہندوستان آزاد ہو جائے گا یہ محض خیالی ہی ہمالیائی خواب تھا جس طرح مشرق و مغرب کا مل جانا ایک معجزہ کہلائے گا۔ اس طرح تاریخ میں اس سے قبل ایسا کبھی نہیں ہوا کہ بغیر جنگ لڑے ہوئے آزادی مل جائے۔ (۲)

ہماری یہ آزادی ہماری مسلسل جدوجہد کا نتیجہ ہے یا اس زمانے کے حالات کے

مجبور ہو کر انگریز ہندوستان چھوڑ کر چلے گئے اس کو لیکر ماہرین دو گروپ میں بٹے ہوئے ہیں ایک خیمہ کا دعویٰ ہے کہ ہندوستانی آزادی مکمل طور پر ہندوستانی قومیت کی فتح ہے کیونکہ برطانیہ نے عرصہ تک ملایا اور دبا کے اپنا تسلط بنائے رکھا جبکہ دوسرے خیمہ کا کہنا ہے کہ یہ انگریزوں کی شرافت تھی کہ اس نے ہندوستان کو آزاد کر دیا اگر خدانخواستہ برطانیہ کے علاوہ ہندوستان کسی دوسرے قوم یا ملک کے قبضہ میں ہوتا تو اتنی آسانی سے آزادی حاصل نہیں ہوتی فرانس نے الجیریا پر بلجیم نے کانگو پر اور پرتگال نے خود گوا کو کافی عرصہ تک اپنے قبضہ میں رکھا ان دونوں نقطۂ نظر میں سچائی ہے۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد کے لفظوں میں ہماری آزادی جہاں ہماری قربانیوں کا ثمرہ ہے وہیں دنیا کے حالات اور انگریزوں کے تاریخی روایات اور جمہوری آدرشوں میں یقین کا بھی نتیجہ ہے (De B) کے خیال میں ۱۹۴۷ء میں ہندوستان کی آزادی کئی اسباب کا نتیجہ ہے جس میں سب سے اہم دو عالمی جنگ کے نتیجہ میں برطانیہ کی قوت اور عزت میں کمی آنا شامل ہے لیکن لیڈر کی قیادت نے ایک منظم سیاسی تنظیم کی موجودگی نے اقتدار کی منتقلی کے عمل کو قدرے آسان بنا دیا۔ (۳)

آزادیٔ ہند کے سلسلہ میں جو اسباب رہے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

ہندوستانی قومی تحریک کی قوت:۔ آزادی کے حصول کے سلسلہ میں سب سے اہم وجہ ہندوستانیوں کے ذریعہ شروع کی گئی قومی تحریک تھی دوسری جنگ عظیم کے بعد قومیت کی یہ تحریک اپنے نقطۂ عروج پر تھی ۱۹۴۲ء کا ہندوستان چھوڑو تحریک ایک واضح لفظوں میں انگریز ہندوستان چھوڑو کی وارننگ ہی تھی

اور اس تحریک نے گاندھی جی کی زبان سے کرو یا مرو Do or Die کا جو منتر دیا تھا آزاد ہند فوج کے ذمہ داروں پر لال قلعہ میں جو مقدمہ چلا اور بحری افواج میں جو بغاوت کے آثار نمودار ہوئے وہ قومی بیداری کی ہی علامت تھی برطانوی سیاستداں جو اپنی دور اندیشی کے لئے مشہور ہیں انہیں قبل از وقت ہندوستان کو باعزت طور پر آزاد کر دینے میں اپنی بہتری دکھائی دی۔ مولانا آزاد کے لفظوں میں آزادی کی خواہش کے سلسلہ میں اب کوئی بھی بات خفیہ نہیں تھی دفاعی افواج کے افسران اور فوجیوں نے یہ بات پوری طرح واضح کر دی تھی کہ انہوں نے اپنا خون صرف اس امید اور یقین پر بہایا ہے کہ جنگ کے بعد ہندوستان کو آزاد کر دیا جائے گا اور اب اس یقین کو عملی جامہ پہنایا جانا چاہیئے۔ (۴)

جنگ کے خاتمہ پر برطانیہ کی خستہ حالت۔ پہلی جنگ عظیم سے قبل برطانیہ انتہائی طاقتور ملک تھا ملکہ معظمہ کی حکومت اس طرح خطہ زمین پر پھیلی ہوئی تھی کہ اس میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا لیکن ان دو عالمی جنگ نے برطانیہ کو انتہائی کمزور کر دیا خاص طور پر دوسری جنگ عظیم کے بعد اس کے اقتصادی نظام درہم برہم ہو کر رہ گئے اور برطانیہ اس حالت میں نہیں تھا کہ ہندوستان پر قبضہ بنائے رکھنے کے خرچ کو مزید برداشت کر سکے مائیکل بریچر (جو نہرو کے سوانح نگار بھی ہیں) کے لفظوں میں برطانیہ کی کمزور حیثیت ہندوستان کے لئے اس حد تک موافق تھی کہ اگر ۱۹۴۵ء میں کنزرویٹو پارٹی بھی برسر اقتدار آجاتی تو وہ بھی ہندوستان کو آزاد کر دیتی۔ (۵) ہندوستان کے پہلے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد کا بھی یہی خیال ہے کہ برطانیہ کو جنگ میں بے انتہا نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ گرچہ برطانیہ اس کے باوجود ایک عظیم قوت تھا لیکن اب وہ بے انتہا طاقتور نہیں تھا اور اسے

ہندوستان پر اپنا قبضہ بنائے رکھنا دشوار ہوتا چلا جارہا تھا برطانیہ کو اس کا احساس تھا اور جنگ کے خاتمہ سے قبل ہی ہندوستان کی آزادی کے کٹر مخالف وزیر اعظم چرچل نے وائسرائے لارڈ ویول کو اس ہدایت کے ساتھ روانہ کیا تھا کہ کانگریس سے سمجھوتہ کی کوشش کی جانی چاہیئے۔

ایشیا میں بیداری کی نئی لہر بیسویں صدی میں ایشیا اپنی گہری نیند سے جاگ اٹھا تھا اسے اس بات کا احساس تھا کہ مغربی ممالک نے انہیں دھوکہ دے کر انکا کافی استحصال کیا ہے ان میں آزادی کی خواہش تھی اور اسی وجہ سے ان تمام ممالک میں آزادی کے لئے جدوجہد شروع ہوچکی تھی ہندوستان ان ممالک میں سرفہرست تھا انگریزوں کو اس کا احساس تھا کہ انھیں زیادہ دنوں تک کنٹرول میں نہیں رکھا اور ہندوستان کی آزادی ایشیائی ممالک کے لئے خوشی کا ایک موقعہ تھا

برطانیہ میں ہندوستان کے لئے رائے عامہ؛ دوسری جنگ عظیم کے قبل سے ہی برطانیہ کی رائے عامہ میں ہندوستانیوں کے لئے نرم گوشہ پیدا ہو رہا تھا اور یہ بات ۱۹۳۵ء کے ایکٹ کے کامیاب نفاذ سے واضح تھی پہلی اور دوسری عالمی جنگ میں جس طرح ہندوستانیوں نے برطانیہ کی مدد کی تھی اس سے ایک دوستی کا آغاز ہوچکا تھا اور برطانوی معاشرہ کا ایک بااثر طبقہ یہ محسوس کر رہا تھا کہ ہندوستان پر کنٹرول بنائے رکھنے کی کوئی خاص بنیاد نہیں ہے ۱۹۴۵ء میں لیبر پارٹی کی کامیابی کی ایک خاص وجہ ہندوستانیوں سے اس کی ہمدردی تھی۔

کمیونزم کا خواب؛ ۱۹۴۵ء اور ۱۹۴۶ء کے درمیان ہندوستانی کسانوں اور مزدوروں نے اپنے مفادات کی حفاظت کے لئے باضابطہ جدوجہد شروع کردی تھی برطانیہ کو اس بات کا خوف تھا کہ اگر کانگریس کا خاتمہ ہوتا ہے تو اس کی جگہ کمیونزم نہ

نے کمیونزم کے

کی اور بین الاقوامی

افزائی کی کوئی غلطی نہیں کرنا چاہتا تھا

میدان میں بڑھ

دسمبر سنہ ۱۹۴۲ء میں وزیر اعظم اٹلی نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے کہا تھا کہ کانگریس اور مسلم لیگ کو متاثر کرنے والی سیاسی حرکات سے حکومت انتہائی ناراض تھی اور اگر ہم نے کچھ ہوشیاری نہیں برتی تو ہم ہندوستان میں نہ صرف سول وار کو بڑھاوا دیں گے بلکہ کمیونزم کے حوصلہ افزائی کا باعث ہونگیں اس سے ان تمام سرگرمیوں کو بڑھاوا دینے کے لئے فوری کارروائی ضروری ہے ۔

برطانیہ پر بیرونی دباؤ؛ ۱۹۴۷ء میں ہندوستان کی آزادی کی ایک وجہ برطانیہ پر بین الاقوامی خاص طور پر امریکی اور چینی دباؤ تھا جنگ کے دوران ہی امریکی صدر روزویلٹ اور چین کے جنگ کائی شیک نے برطانیہ پر ہندوستان کی آزادی کے لئے دباؤ ڈالا تھا جنگ کے خاتمہ پر امریکی صدر ٹرومین نے دباؤ میں اضافہ کر دیا امریکی امداد کے باعث ہی برطانیہ نے جنگ جیتی تھی اور امریکی اقتصادی امداد کے باعث ہی برطانیہ اپنی تعمیر نو کر سکتا تھا اس لئے برطانیہ امریکہ کو نظر انداز نہیں کر سکتا تھا پارلیمنٹ میں سر اسٹیفورڈ کرپس نے خود ہی یہ تسلیم کیا ہے کہ بین الاقوامی سماج خاص طور پر امریکہ اور سوویت روس کے بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے برطانیہ کے لئے ہندوستان پر اپنا اقتدار بنائے رکھنا انتہائی دشوار ہو گیا ہے ۔

برطانیہ میں لیبر پارٹی کی حکومت؛ جنگ سے پیدا شدہ حالات کی وجہ سے ہندوستانیوں کو اقتدار منتقل کرنا ضروری تو تھا ہی لیکن ہندوستانیوں

کی خوش نصیبی سے لیبر پارٹی کی حکومت بن جانے کے باعث اس میں آسانی اور تیزی آگئی
لیبر پارٹی کے ذمہ داروں نے حکومت حاصل کرنے سے قبل ہندوستان کے مسائل
کو خوش اسلوبی سے سلجھانے کا وعدہ کیا تھا جسے اس نے پورا کیا مولانا آزاد کے
لفظوں میں ہندوستان کی حالت اس وقت اس طرح کی تھی کہ ہماری مخالفت
... سالوں تک ہندوستان پر حکومت کیا جا سکتا تھا فرانس گرچہ برطانیہ
... تھا اس کے باوجود دس سال تک وہ ہند چین پر اپنا اقتدار برقرار
... لیکن اٹلی (وزیر اعظم) ایسے شخص نہیں تھے جو کہ ہندوستانی حالات کا برطانوی
... کے لئے استعمال کرتے اس لئے آزادی کا حصول لیبر پارٹی کا بھی مرہون
... ہے جس نے اقتدار کے منتقلی کے عمل کو باعزت طور پر آسان اور تیز کر دیا(۸)
... پ سینن بھی اس سے متفق ہیں ان کے ہی الفاظ میں اقتدار کی منتقلی کی ایک
خاص وجہ ۱۹۴۵ء میں برطانیہ میں لیبر پارٹی کے ذریعہ واضح اکثریت کے حصول کے بعد
اقتدار کا حاصل کرنا تھا۔(۹)

فوجی بغاوت: انگریزوں نے جب سے ہندوستان پر اپنا اقتدار جمایا
تھا اس وقت سے ہی ہندوستانی افواج پر پورا اعتماد تھا۔ ہندوستانی افواج
انگریزوں کے وفادار تھے اور اس کی قوت سے ہی انگریزوں نے ہندوستان پر
اپنا اقتدار جمایا تھا اور ۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد تمام عوامی بغاوتوں کو کچلا تھا
لیکن ۱۹۴۶ء میں فوجی بغاوت کی شکل میں جو حادثہ ہوئے برطانوی حکومت
کے ذریعہ ہندوستانی افواج پر زیادہ عرصہ تک اعتماد نہیں کیا جا سکتا تھا عالمی جنگ
کی وجہ سے انگریز فوجیوں کی تعداد بہت کم ہو گئی تھی اور ہندوستانی افواج
پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا تھا اس لئے انگریزوں کو جلد از جلد ہندوستان چھوڑ

لے لے کر انہیں اس بات کا بھی خوف تھا کہ آزادی میں اگر مزید تاخیر کی جائے تو کمیونزم کے بڑھاوا کی یہ وجہ بن سکتا ہے ۱۹۴۶ء میں سرد جنگ کی ابتدا ہو گئی تھی اور بین الاقوامی میدان میں برطانیہ اپنی مخالف طاقت کے حوصلہ افزائی کی کوئی غلطی نہیں کرنا چاہتا تھا دسمبر ۱۹۴۲ء میں وزیر اعظم اٹلی نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے کہا تھا کہ کانگریس اور مسلم لیگ کو متاثر کرنے والی سیاسی حرکات سے حکومت انتہائی ناراض تھی اور اگر ہم نے کچھ ہوشیاری نہیں برتی تو ہم ہندوستان میں نہ صرف سول وار کو بڑھاوا دیں گے بلکہ کیمونزم کے حوصلہ افزائی کا باعث ہونگیں اس سے ان تمام سرگرمیوں کو بڑھاوا دینے کے لئے فوری کارروائی ضروری ہے۔

برطانیہ پر بیرونی دباؤ: ۱۹۴۷ء میں ہندوستان کی آزادی کی ایک خاص وجہ برطانیہ پر بین الاقوامی خاص طور پر امریکی اور چینی دباؤ تھا جنگ کے دوران ہی امریکی صدر روز ویلٹ اور چین کے جنگ کائی شیک نے برطانیہ پر ہندوستان کی آزادی کے لئے دباؤ ڈالا تھا جنگ کے خاتمہ پر امریکی صدر ٹرومین نے اس دباؤ میں اضافہ کر دیا امریکی امداد کے باعث ہی برطانیہ نے جنگ جیتی تھی اور امریکی اقتصادی امداد کے باعث ہی برطانیہ اپنی تعمیر نو کر سکتا تھا اس لئے برطانیہ امریکہ کو نظر انداز نہیں کر سکتا تھا پارلیمنٹ میں سر اسٹیفورڈ کرپس نے خود ہی یہ تسلیم کیا ہے کہ بین الاقوامی سماج خاص طور پر امریکہ اور سوویت روس کے بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے برطانیہ کے لئے ہندوستان پر اپنا اقتدار بنائے رکھنا انتہائی دشوار ہو گیا ہے۔

برطانیہ میں لیبر پارٹی کی حکومت: جنگ سے پیدا شدہ حالات کی وجہ سے ہندوستانیوں کو اقتدار منتقل کرنا ضروری تو تھا ہی لیکن ہندوستانیوں